کتاب السعادت

اکرم الدین

مطبع مجتبائی

یؤتی الحکمة من یشاء ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا

المنۃ للہ کہ یہہ کتاب مستطاب محتوی بمسائل حکمت موسوم بہ

قمرالدین

کتاب السعادت ۱۲۹۱

تالیف طبع لطیف سقراط زمان افلاطون دوران حکیم محمد اکرام الدین خاں دہلوی سلمہ الرحمن

مطبع دھلی محمدی علی بخش
مجتبائی ممتاز بن جھانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ کتاب

حمد خدا و نعت مصطفے صلعم کے بعد ہیچمدان اکرام الدین ابن حکیم ضیاء الدین احمد خان مرحوم دہلوی مصدع ارباب ہمت ہے کہ فی الحال علم حکمت عملی کا رواج بالکل زائل بلکہ کالمعدوم ہے اور اس علم کی کتابین بھی جو بنی ہوں بقاعدہ حکمت زبان اُردو و فارسی مین بجز اخلاق ناصری نہین پائی جاتین اور بسبب بےعلمی اس علم ضروری کے چند در چند فتور و خرابیان اسوقت ہمارے ملک مین ہو رہی ہین لہذا بخیال رفاہ عام اور بقائے نام یہ مختصر رسالہ موسوم بہ **کتاب السعادت** علم حکمت عملی مین کہ بزرگ علمونکا علوم ضروری سے ہے سنہ ۱۲۹۰ بارہ سے نوے ہجری مین لکہا تاکہ مبتدیونکو وسیلہ تربیت اور منتہیونکو ذریعہ یادآوری اس علم کا ہووے احیاناً اگر کوئی غلطی بمقتضائے بشریت ہوگئی ہو امید کہ ہمت بزرگ سے ستاری فرمائین — اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ **مقدمہ** جاننا چاہیے کہ حکمت علم حقایق موجودات کا ہے بقدر اندازہ بشری کے لیکن موجودات دو قسم ہین ایک وہ کہ وجود اونکا حرکت ارادی بشری سے ہو وے دوسرے وہ کہ وجود اونکا حرکت

ارادی بشری سے ہو پس علم قسم اول کا حکمت نظری ہے اور ثانی کا حکمت عملی -
حکمت عملی جاننا ہے مصلحتہاے حرکت ارادی و افعال انسانی کا کہ وہ پیدا کرین انتظام
احوال معاش و معاد انسانی اور موجب ہووین اوس کمال کا کہ جسکے واسطے توجہ ہے اسکی
تین قسمین ہین - ایک وہ کہ حصر اوسکا تنہا ذات واحد پر لازم ہو اسکو حکمت خلقی و تہذیب
اخلاق کہتے ہین - دوسرے وہ کہ رجوع اوسکی ایک جماعت مسکنی پر مقرر ہو اسکو حکمت
مسکنی و تدبیر منزل کہتے ہین - تیسرے وہ کہ مشارکت اوسکی ایک جماعت وطنی پر حصر ہو
اسکو حکمت مدنی و سیاست ملکی کہتے ہین - یہ اقسام کامل و پورا کرتے ہین امورات
دینی و دنیوی انسانی کو - الا انکی ترتیب کے واسطے تین طریقی پر قواعد مبنی ہین
ایک وہ کہ اگر تہذیب اخلاق و تدبیر مسکن و سیاست مدن کیواسطے قواعد بمقتضای
عقل وضع کیے گئے ہین اور واضع اونکا حکیم ہو تو یہ قانون عقلی ہے - دوسرے وہ کہ
اگر قواعد مبنی ہین اوپر تائیدات الہی و الہام کے اور بانی اونکا نبی و امام ہو
تو یہ ناموس الہی و شریعت و اجتہاد ہے - تیسرے وہ کہ اگر رواج قواعد کا
صرف بطریق رسم و عادت کے ہو تو یہ ادب ہے اور کتاب ہذا ازروے
قانون حکمت کے بحث کی گئی ہے قوی و نفس انسانی سے اکثر مبادی اسکے
علم طبیعات مین ہین بموجب ترتیب حکمت عملی کے منقسم ہے تین حکمت پر -

پہلی حکمت خلقی تہذیب اخلاق کے بیان مین مشتمل چھہ فصلون پر

فصل پہلے ثبوت بزرگی اور ضرورت علم اخلاق کے بیان مین -

ہر ایک انسان اپنے امورات ضروری کے انصرام ہین قاصر و امداد باہمی کا
محتاج ہے اس حالت مین ہر فرد بشر پر فرض ہے کہ پہلے علم حکمت خلقی کا
حاصل کرے تاکہ محفوظ ہو قصور و خطا سے وقت رجوع جماعت مسکنی و مشارکت
جماعت وطنی کے اور شرافت تہذیب اخلاق سے منسوب ہو - دوسرے علم حکمت

منزلی کا حاصل کرے تاکہ حافظ ہو جماعت مسکنی کا وقت رجوع کے اور
فضیلت تدبیر منزل سے منسوب ہووے تیسرے علم حکمت مدنی کا حاصل
کرے تاکہ منصف و مدبر ہو جماعت وطنی کا وقت مشارکت کے اور عزت عدالت
سے منسوب ہووے جبکہ یہ علم باعث تکمیل اور موجب شرف انسانی کا ہوا
اسواسطے اشرف العلوم اور ضروری علمون سے ہے

فصل دوسرے
قوی موالید ثلثہ اور اونکے کمال کے بیان مین

تمام اقسام موجودات منقسم ہین اوپر تین قسم کے جمادات نباتات حیوانات
مگر حیوانات دو قسم ہے حیوان مطلق و حیوان ناطق تو کل چار قسمین ہوئین
جمادات نباتات حیوان مطلق حیوان ناطق یہ اقسام ایک دوسرے سے
بسبب زیادتی قوائے کے اشرف و افضل ہین جیسا کہ جمادات مین صرف
ایک قوت طبعی جسکو صورت نوعی بھی کہتے ہین ہے اور نباتات مین علاوہ
قوت جماداتی کے یہ تین قوائے زیادہ واقع ہوئے ہین ایک قوت غاذیہ
جسکے تحت مین یہ چار قوتین ہین جاذبہ ماسکہ ہاضمہ دافعہ دوسری قوت
نامیہ جسکے تحت مین یہ دو قوتین ہین غاذیہ مغیرہ تیسرے قوت مولدہ جسکے
تحت مین یہ دو قوتین ہین غاذیہ مصورہ اور حیوانات مین علاوہ قوائے
نباتاتی کے یہ دو قوتین ہین ایک قوت ادراک آلی اسکے تحت مین یہ
دس قوتین ہین باصرہ سامعہ ذائقہ شامہ لامسہ حس مشترک
خیال فکر وہم ذکر دوسرے قوت تحریک ارادی اسکے
تحت مین یہ دو قوتین ہین دفع جذب اور انسانمین بجائے قوائے
حیوانی قوت تحریک آلی اور علاوہ قوائے حیوانی کے قوت ادراک
بالذات ہے چونکہ کل مخلوقات سے زیادہ ایک قوت ادراک بالذات

انسان کو عطا ہوئی ہے اسواسطے انسان اشرف المخلوقات ہے اور قوت
ادراک بالذات کو نفس ناطقہ و نفس انسانی بھی کہتے ہین نفس جسم و جسمانی
ہونے سے پاک جوہر و بسیط ہے اسکو فنا نہین — **قاعدہ** جو مادہ
مرکب اپنے قوائے نوعی مین اکمل ہو کر اعلے نوع کے قوائے سے جتنا
متصل ہوتا ہے اوتنا ہی اپنے نوع مین اشرف ہے چنانچہ مرجان وغیرہ
جمادات مین کھجور و انگور وغیرہ نباتات مین گھوڑا حیوانات مین انبیا
افراد انسانی مین اشرف ہین

فصل تیسری تہذیب اخلاق کے بیانمین

تہذیب درستی کو اور خلق ملکہ کو کہتے ہین سبب وجود ملکہ
کا دو چیزین ہین ایک طبیعت دوسرے عادت طبیعت کیفیت مزاجی سے
اور عادت کیفیت کسبی سے مراد ہے کیفیت طبیعی کا زوال حقیقی ناممکن ہے
لیکن کثرت عادت سے مبدل بعادت بلکہ مثل معدوم اور کیفیت عادتی کا
حصول تکمیل عادت سے مثل کیفیت طبعی کے ہوجاتا ہے اسیطرح بدلنا
مزاج کا طبیعت سے طرف عادت کے ہوتا ہے اور درست کرنا کیفیات
خبیثہ نفسانیہ کا بطریق عادت یہ ہے تہذیب اخلاق ہے مگر درباب جبلی
و کسبی ہونے ان اخلاق کے اختلاف بکثرت ہے بحث اوسکی یہان بخبر
طوالت کے اور کچھہ مفید نظر نہ آئی ہو اسواسطے قلم انداز کی

فصل چوتھی اعتدال قوی متبائنہ اور فضایل اربعہ کے بیانمین

نفس انسانی مین تین قوائے متبائن مذکورہ ہین جنکے اعتبار سے افعال و آثار باشتراک
ارادہ مختلف پیدا ہوتے ہین قوت ناطقہ جسکو نفس ملکی کہتے ہین جو مبدء فکر و تمیز اور
شایق ادراک حقایق اشیا کا ہے قوت دفع جسکو نفس سبعی کہتے ہین جو منبع
غضب و دلیری اور مشتاق بزرگی و افتخار کا ہے قوت جذب جسکو نفس بہیمی کہتے ہین

جو مصدر طلب اغذیہ اور خواستگار لذائذ کا ہے اعتدال ان قوئے سے فضائل
حاصل ہوتے ہین اعتدال قوت ناطقہ سے فضیلت حکمت اعتدال قوت
غضب سے فضیلت شجاعت اعتدال قوت شہوی سے فضیلت عفت تینون فضیلتون
کے اعتدالی اشتراک سے فضیلت عدالت حاصل ہوتی ہے مگر اعتدال یہ ہے
کہ قوت غضبی و شہوی جو دراصل خدام نفس ملکی ہین مطیع نفس ناطقہ کے ہے اور اوسکو
عالم حقایق اعیان خارجیہ کا ـــ چنانچہ حکما نے نظیر اتفاق باہمی قوئ مذکورہ
کی یہ لکھی ہے ـ **مثلا** ـ ایک آدمی ایک درندہ شکاری ہمراہ لیئے قوے
حیوانکی سواری پر سوار شکار کو چاہی اگر حیوانات مطیع اوسکے ہین تو انسان فائز المرام
ہوگا ورنہ درصورت خلاف انکی خودسری حیوانات کے باعث انواع انواع تکالیف
بلکہ موجب ہلاکت و محرومی مقاصد کا ہوگی ـ **انتباہ** نفس ناطقہ بغرض تحصیل
حکمت و عدالت کے اور نفس سبعی بضرورت تنبیہ و تادیب نفس بہیمی کے اور نفس
بہیمی بحاجت قوام بدن و بقائے نوع کے انسان کو عطا ہوئے ہین **عنوان**
دوم پہلے اس سے بیان ہوچکا ہے کہ نفس کے لیئے دو قوتین ہین ایک
ادراک بالذات دوسری تحریک بآلات ان دونون قوتون کی دو دو شاخین
ہین قوت ادراک کی قوت نظری و قوت عملی اور قوت تحریک کے قوت دفع
و قوت جذب پس اس اعتبار سے چار قوتین ہوئین جب تصرف ہر ایک کا انہین
سے اپنے مقامات مین اعتدال کے طور پر جیسا کہ چاہیئے اور جسقدر کہ لائق ہے
بلا افراط و تفریط ہوگا تو ایک ایک فضیلت پیدا ہو جائیگی پس فضائل بھی چار
ہوئے ایک تہذیب قوت نظری سے وہ حکمت ہے دوسری تہذیب قوت عملی سے
وہ عدالت ہے تیسری تہذیب قوت دفع سے وہ شجاعت ہے چوتھے تہذیب قوت جذب
سے وہ عفت ہے اور حکمت و عدالت و شجاعت و عفت یہ فضائل اربعہ ہین علم اخلاق

مین کہ اُنسے تکمیل نفس انسانی ہے اور خیر مطلق ہین واسطے انسان کے اور علم انکا
نسبت انسان کے خیر اضافی ہے اور فائز ہونا نفس کا ان خیرات پر سعادت
و غایت انسانی ہے فضائل جمع فضیلت کی ہے فضیلت کے معنی بزرگی اور
خیر مطلق کے معنی جو وجود موجودات سے اصلی مقصود ہے اور خیر اضافی کے
معنی جو غایت اوس موجود کے وصول ہونیکے واسطے نافع ہون اور سعادت کے
معنی فائز ہونا نفس کا بحرکت ارادی اوپر کسی نیکی کے ہین اور تحت مین ان
فضائل اربعہ کے باقی کل فضیلتین ہین الا اس مختصر رسالہ مین ضرورت تحریر
بسبب طوالت کے نہین پائی لہذا نہین درج کین - **فائدہ** حکما اصناف نفائس
مقولات عشرہ کو کہ جسمین تمام مخلوقات شامل ہے مثال مین خیر انکی لائے ہین
جیسا کہ لکھتے ہین کہ خیر جوہر مین مانند جوہر عقل کے کہ سب سے پہلے پیدا کی گئی اور
جملہ موجودات کے کمال حاصل کرنیکے طریقے مین انتہا اسکی طرف ہے اور اسکی
انتہا ذات پاک واجب تعالےٰ ہین اور کم مین مانند مقدار معتدل و عدد تام کے
اور کیف مین مانند لذات نفسانی و جسمانی کے اور اضافت مین مانند ریاست
و صداقت کے اور این مین مانند مکان پاک کے اور متی مین مانند زمانہ موافق
کے اور وضع مین مانند تناسب اجزا کے اور ملک مین مانند منفعتہاے لباس کے
اور فعل مین مانند حکم نافذ کے اور انفعال مین مانند ادراک محسوسات نیک کے ہے

فصل پانچوین رذائل ہشتگانہ کے بیان مین -

جبکہ فضائل چار جنس مین محصور ہین تو رذائل بہی جو اونکے ضد ہین ابتدا ر نظر
مین چار جنس مین محدود ہو سکتے ہین جہل ضد حکمت کی جور ضد عدالت کے
جبن ضد شجاعت کی حرص ضد عفت کی مگر ہر ایک فضیلت کو حد و اندازہ
ہے اور تجاوز کرنا حد و اندازہ سے طرف کمی و بیشی کے اور فروگذشت کرنا

اوسکی قید وشرط کا فضیلت کو رذیلت کر دیتا ہے پس اسصورت مین فضیلت ایک سطح ہی
اور اطراف کمی وبیشی رذالت تو ہر فضیلت کے دو جانب ہین ایک طرف کمی اور دوسری طرف
بیشی یہان سے ہر فضیلت کے تحت مین دو رذیلتین ہوئین تو سب آٹھہ رذیلتین ہین بمقابلہ
حکمت کے سفہ وبلہ اور عدالت کے ظلم وانظلام اور شجاعت کے تہور وجبن اور عفت کے شرہ
وخمود شہوت سفہ زیادتی کیطرف ہے یعنی بیموقع حد سے زیادہ فکر کرنا بلہ کمی کیطرف ہے
یعنی بوجہ بے استعمالی کے فکر معطل کرنا ظلم زیادتی کیطرف ہے یعنی حق سے تجاوز کرنا انظلام
کمی کیطرف ہے یعنی ذلت وجبر سے مظلوم ہونا تہور زیادتی کیطرف ہے یعنی بضرورت خوف کے
مقامات پر اقدام کرنا جبن کمی کیطرف ہے یعنی زیادہ حد سے ڈرنا شرہ زیادتی کی طرف ہے
یعنی زیادہ حد سے لذات کی حرص کرنا خمود شہوت کمی کیطرف ہے یعنی لذائذ ضروریہ ترک کرنا
باقی سب رذائل انکے تحت مین ہین سو اسواسطے بنظر اختصار بیان اونکا موقوف کیا **فصل**
چھٹی امراض ومعالجہ نفسانی کے بیان مین. نفس کے سب امراض اوسکی
قوے کے انحراف سے پیدا ہوتے ہین اور سبب انحراف ہر ایک قوت نفسانی کی تین ہین ایک
افراط دوسرے تفریط تیسری رداءت پس بنا بر علم معالجہ بطریق تمثیل چند امراض تینون قوے کے
اس فصل مین درج کیے ہین **امراض** - **حیرت** یہ حیرانی ذہن ہے تحقیق اشیا مین بباعث
پیدا ہونی دلائل متبائنہ کے سبب اس مرض کا افراط قوت تمیز اور عجز ہے بوجہ لاعلمی قاعدہ
تحقیق کے - **جہل بسیط** یہ نادانی ہے بباعث بیماندگی ذہن کے سبب اس مرض کا تفریط
قوت تمیز اور قصور ہے بوجہ لاعلمی محض کے - **جہل مرکب** یہ یقین ہے دانائی کا نادانی پر
بباعث خود پسندی کے سبب اس مرض کا رداءت قوت تمیز اور نقصان ہے بوجہ جہل کے -
فائدہ چونکہ قوت تمیز کا فعل بطریق نظری وعملی ہوتا ہے (خرابے ۱۲) اور طریقہ نظری کا فعل حکمت ہے اور
طریقہ عملی کا فعل عدالت پس بسبب رداءت قوت کے دونون طریقہ باطل ہوجاتے ہین بطلان نظری سے
جہل اور بطلان عملی سے خود پسندی عارض ہوتی ہے - **غضب** یہ دفع بیجا ہے بباعث تقاضائے

مثل عجب و تکبر و مزاح وغیرہ کے سبب اس مرض کا افراط قوت دفع اور عجز قوت تمیزی
بوجہ جہل کے۔ **جبن** یہ سکون ہے بیجا نفس کا حرکت کیوقت باعث طمع فاسد و بے ثباتی
و سستی و انظلام وغیرہ کے سبب اس مرض کا تفریط قوت دفع اور قصور قوت تمیز ہے
بوجہ جہل کے۔ **خوف** یہ ڈرنا ہے انتظار حوادث سے باعث لاچاری مثل خوف
مرگ وغیرہ کے سبب اس مرض کا رداءت قوت دفع اور نقصان قوت تمیز ہے بوجہ جہل کے
فائدہ مرنے سے ڈرنے کے دو سبب ہوتے ہین ایک غم مابقا دوسرے لاعلمی حقیقت موت
و بعد الموت کے پہلے ہم بیان کرچکے ہین کہ نفس فانی نہین اوسکے واسطے دو قوتین ہین
ایک ادراک بالذات دوسرے تحریک بآلات اور ظاہر ہے کہ آلہ تحریک و تصرف نفس کا
جسم ہے موت جسم پر وارد ہوتی ہے پس فعل تحریک کا نفس سے بسبب جدائی جسم کے ساقط
ہوجاتا ہے مثلاً ایک صناع کے آلات صنعت جاتے رہین تو وہ صناع صنعت سے معطل
ہوجائیگا نہ اپنے ذاتی فعل سے یہ ہی حقیقت موت کی ہے لیکن تکالیف مرگ جو خیال
کیجاتی ہین یہ غلط فہمی ہے درحقیقت وہ شدائد مرض الموت ہین کسواسطے کہ مرگ ناگہانی
مین تکلیفین پیش نہین آتین تو موت اصل مین وسیلہ نجات شدائد کا ہوا اگر علم حالت بعد
الموت کا حیات مین قوت تحریک کے زائل کرنیسے حاصل ہوسکتا ہے چنانچہ بمصداق
اسکے یہ حدیث پیغمبر علیہ السلام اور قول حکیم افلاطون کا ہے۔ **حدیث**۔ مُوتُوا (مرو) قَبلَ (پہلے)
اَن تَمُوتُوا (مرنے سے)۔ **قول** مُت بِالاِرَادَۃِ تَحیی بِالطَّبِیعَۃِ (مر تو ساتھ ارادہ کے اور زندہ ہو ساتھ طبیعت کے)۔ یعنی جب قوت تحریک آلاتی
زائل کردی گئی تو ایک قوت ادراک بالذات نفس مین باقی رہی یہ فعل نفس کا ذاتی
ہے نہ آلاتی اس سے علم و عرفان حاصل ہوتا ہے معطل و ضایع کرنیوالا اسکا محروم و شقی
دوجہانی ہے اللہ محفوظ رکھے اور غم مابقا کا یہ مرض حزن سے متعلق ہے انشا اللہ
تعالی احوال حزن اوسکے موقع پر بیان کیا جائیگا **کثرت شہوت** یہ زیادتی
طلب لذائذ ہے باعث حرص کے سبب اس مرض کا افراط قوت جذب اور عجز

قوت تمیز ہے بوجہ جہل کے - **بطالت** یہ معطل کرنا شہوات واجبہ کا ہے بباعث ظن فاسد کے سبب اس مرض کا تفریط قوت جاذبہ اور قصور قوت تمیز ہے بوجہ جہل کے **حزن** - یہ مغموم ہونا ہے بباعث فقدان مطلوب کے سبب اس مرض کا ردأت قوت جاذبہ اور نقصان قوت تمیز ہے بوجہ جہل کے - **فائدہ** - اشیاء دنیاوی گذشتنی و گذاشتنی ہین انسے دلبستگی نچاہیئے بلکہ ضرورتًا اختیار کرے مثال انکی عطر دان محفل ہے کہ نوبت بنوبت ایک سے دوسرے تک پہنچتا ہے مگر اکثر مرض حزن بلا توجہ بھی جاتا رہتا ہے الا اندوہ حسد سے خدا محفوظ رکھے کسواسطے کہ صاحب اوسکا تمام جہانکی نعمات اپنا حصہ سمجھتا ہے اوروں کو اوسنے بہرہ یاب دیکھکر رقیبانہ جلتا ہے پس یہ کیونکر ہو کہ ایک شخص کو تمام نعمات نامتناہی میسر ہون اور سب محروم رہین بالفرض حاصل بھی ہون تو وہ تمام نعمات سے کب بہرہ یاب ہو سکتا ہے حسد حرص بیجا و غضب فاسد سے مرکب ہے سبب اسکا ردأت قوت جاذبہ اور نقصان قوت تمیز ہے بوجہ جہل کے علی ہذا القیاس اور امراض - **معالجہ** - اعتدال قوی نفسانیہ کا ساتھہ قطع کرنے اسباب امراض کے کرین اور کبھی امراض نفسانی بباعث امراض جسمانی کے بھی پیش آتے ہین علاج اونکا بھی قطع سبب ہے یعنی علاج کرنا امراض جسمانی کا - **دوسری حکمت مسکنی** - تدبیر منزل کے بیانمین مشتمل دس فصلون پر - **فصل پہلی حفاظت حال اور بقائے نوع کے بیانمین** - جو کہ انسان بقائے وجود و نوع اور حفظ صحت و سعادت و مشارکت کیواسطے محتاج ہے غذا و لباس و مکان و زوج کا اور یہ اشیا حاصل ہوتے ہین روپیہ سے تو از روی عقل حفاظت روپیہ کے انسان کو لابد ہوئی اور حفاظت اوسکی چورون سے ممکن ہے لیکن خرچ سے ناممکن کسواسطے کہ بضرورت خرچ روپیہ مطلوب ہوا اسصورتمین حفاظت روپیہ کے ان تین شے سے ہو سکتی ہے ایک تدبیر آمدنی دوسرے انتظام خرچ تیسرے مکان محفوظ - **فصل دوسری تدبیر**

آمدنی کے بیان مین ✤ آمدنی بغیر کرنے حرفہ کے

نہین ہوسکتی اور حرفہ منقسم ہے اوپر تین قسمون کے پہلی قسم کو شریف پیشہ کہتے
ہین جو جودت عقل سے متعلق ہین مثل وزارت و نظامت و وکالت وغیرہ کے دوسرے
قسم کو متوسط پیشہ کہتے ہین جو مشقت جسمانی سے متعلق ہین مثل تجارت و کتابت و مساحت
و سپہ گری و دستکاری وغیرہ کے تیسری قسم کو مکروہ پیشہ کہتے ہین جو خفت عقل سے متعلق
ہین مثل موتراشی و دباغی وغیرہ کے اور یہ تین قسمین پھر منقسم ہین اوپر ان چار قسمون
کے قسم پہلی پیشہ ضروری ہین مثل زراعت وغیرہ کے قسم دوسری پیشہ غیر ضروری ہین
مثل رنگریزی وغیرہ کے قسم تیسری پیشہ مفرد ہین مثل آہنگری و نجاری وغیرہ کے
قسم چوتھی پیشہ مرکب ہین مثل ترازوگری و کاردگری وغیرہ کے پس آدمی کو چاہیے
کہ بجمیع وجوہ بہترین پیشہ ان اقسام کا واسطے اپنی آمدنی کے اختیار کرے **فصل**

تیسری ترقی آمدنی کے بیان مین — رونق و رواج و انتظام و اعتبار
پیشہ سے روز بروز ترقی آمدنی کی ہوتی ہے اسواسطے چاہیے کہ انسان خوش خلق و
راست کردار و صدق گفتار و نیک نیت و کفایت اندیش و خوش اسلوب و سہولت کار
و اتفاق شعار ہووے کہ تمام پیشون مین یہ امور موجب رونق و اعتبار کا ہوتے ہین اور
جھوٹ و بدخوئی و چوری و دغابازی و خیانت و رشوت و غفلت و بدنیتی و کاہلی
و نا اتفاقی کو اپنے کاروبار مین دخل ندے کہ یہ اسباب تمام پیشونمین باعث بیرونقی
و کساد بازاری و بے اعتباری کا ہین مثلاً روزگار پیشہ ہے تو بلحاظ بسر بردو انجام
دہی اپنی ذات کے بہت ہوشیاری و درستی و انتظام و خیر خواہی سے وہ نوکری
کہ جسمین ترقی و پنشن کا دستور ہو کرے اور اگر تجارت پیشہ ہے اسیطرح بہت دانائی
سے اپنے معاملات تجارت بجا لائے مثلاً خریدنے و منگوانے اشیاء تجارت مین
موسم و کفایت و پایداری و خوبصورتی و فروخت کا خیال ہے اور بیچنے کے وقت تھوڑی

نفع پر نرخ بازار سے ارزان بیچے اور جو کاریگر ہے تو ہشیار کے بنا نہین اِن باتوکا
دھیان رکھے یعنی جو چیز بنائے ضروری و پایدار و خوش وضع و کفایت کی ہو لیکن
خوبی ادوات و کثرت آلات و ایجاد و سہولت و استعمال کلون وغیرہ سے امورات
دستکاری مین نہایت رفاہ اور نہایت انتفاع ہوتا ہے انتباہ واضح ہو کہ ہر دکو
روزی فراخ سے زیادہ کوئی زینت نہین پس اگر ترقی جلدی ظہور مین نہ آئی تو دل
تنگ نہو بلکہ ترقی کے واسطے سعی و کوشش روزینہ زیادہ کرے **فصل چوتھی
انتظام خرچ کے بیان مین** - جیسا کہ ہر ایک شخص کو آمدنی کی تدبیر و ترقی کی
ضرورت ہے ویسا ہی اخراجات کے بندوبست کی حاجت کیونکہ جبتک انتظام اخراجات
ضروری کا نہوگا تبتک کسیقدر آمدنی ہو کافی خرچ کو نہوگی اس سبب سے لازم ہے کہ اپنی
آمدنی کو چار حصے کرے دو حصے اوسکے اخراجات ضروریہ معینہ مین بخوشی خاطر اُٹھائی
اور ایک حصہ آمدنی کو واسطے انصرام قضیہ اتفاقیہ کے رکھے اور ایک حصہ اوس وقت
کے لئے کہ جسمین کسی سبب سے آمدنی نرہے مقرر فرمائے لیکن جو روپیہ ذخیرہ کیا جائے اوسکو
بیکار نچھوڑے اور تمام اخراجات مین کفایت کا خیال کرنا چاہیئے ساتھ اس شرط کے کہ
اصل شئے خراب و بداسلوب نہونے پائے اور تمام حاجتون مین ضرورت لابدی مقدار
ضروری کا لحاظ رکھنا چاہیئے ساتھ اس شرط کے کہ تنگی و قلت نہو جائے الا سلیقہ
یہ ہے کہ ہر شئے ضروری کو بوقت ارزانی خرید کے ذخیرہ باحتیاط تمام کرے اور ہر
شئے بگڑی ہوئی کو خوش اسلوبی سے صرف مین لائے **فصل پانچوین مکان
سکونت کے بیان مین** - واسطے بود و باش اور کرنے اِن کامون کے ایک مسکن
ہر ایک کو درکار ہے پس ایک مکان پختہ و وسیع و دلچسپ حسب حاجت اشرافون کی
آبادی مین حاصل کرکے اپنے امورات لازمی بجا لائے اور اس مکان کی حفاظت
و نگاہبانی کسی وقت و کسی حالتمین نچھوڑے کہ شرط تیسری حفاظت مال کی ہی مگر از روے

عقل بہتر ومناسب ہے کہ مسکن انسانی مین کل اشیا ضروریہ بساتھ ترتیب ودرستی کے مہیا ہون۔

فصل چھٹی ضرورت اختیار کرنے زوج کے بیان مین

جبکہ انسان کو حفاظت جان و مال و بقاے نوع کے واسطے انصرام چند در چند امور کا ضرور و لازم ہوا اور انجام پانا اون امورات کا ایک ذات سے بے امداد کسی شریک حال و معاون کے محال اور ذات انسانی حفظ صحت و بقاے نوع و دفع تنہائی کے لیے ہمیشہ اپنی زوج کے محتاج ہے اس غرض سے انسانکو بجز اپنی زوج کے کوئی اور شریک حال و معاون مستحسن نہین لہذا ہر فرد بشر پر واجب ہوا کہ ضرورتًا و مصلحتًا اپنا زوج اختیار کرے تاکہ اسکا شریک حال و ممد صادق ہو الا ازدواج مین خوبصورتی و خوش سیرتی طرفین کے مساوی ہونی شرط ہے یعنی ہمسنی و ہمچلنی و ہم مزاجی و ہمپایگی وغیرہ ملحوظ ہونی چاہیے ورنہ درحالت اختلاف مدارج و مراتب مذکورہ کے سوے بد مزاجی و ناموافقت کہ ام التکلیفات ہے پیش آتی ہے۔ **فائدہ** حکمانے مردونکو مناکحت عورات با اولاد و ثیبہ و عقیمہ و مالدار و مغرور و مسرف و بدکار سے پرہیز لکھا ہے اور اجتماع ازواج سے بھی منع کیا ہے اور کہا ہے کہ مرد اپنی عورت کی نسبت مثال طبیعت کے ہے اور عورت اپنے مرد کی نسبت مثال جسم کے جیسا کہ ایک طبیعت کئی جسم کی ترتیب و پرورش سے عاجز ہے ویسا ہی ایک مرد کئی عورتونکی خبرگیری و کفالت سے عاجز۔

فصل ساتوین حقوق باہمی ازدواج کی بیان مین

عفت و محبت و حفاظت و حمایت یہ چار حق مشترک باہمی ازدواج کے ایک دوسرے پر مساوی فرض ہین اور فرو گذاشت انمین سے ایک کا بھی موجب بڑے بڑے فتور و قباحتونکا ہے عفت مرد و عورت کی یہ ہے کہ اپنی تقاضاے شہواتی کو ایک دوسرے کا حق سمجھین اور اپنا تصرف اوسمین بغیر استرضاے باہمی کے نکرین محبت مرد و عورت کی یہ ہے کہ ایک دوسرے کے حاجات بہت خیرخواہی سے انصرام کرے اور ہر ایک اپنی ضرورت پر دوسرے کی ضرورت کو فایق جانے حفاظت

مرد کی نسبت عورت کے بچانا آفات و امتناع حرکات ممنوعہ سے اور حفاظت عورت کی
نسبت مرد کے نگاہبانی مال و انتظام امورات خانگی کا ہے۔ حمایت مرد کی نسبت عورت
کے کفالت ضروریات ضروری کی اور حمایت عورت کی نسبت مرد کے سلیقہ و کفایت
شعاری اخراجات کے ہے اور بجالانے ان حقوق باہمی سے نیکنامی و سعادت دارین
طرفین کو حاصل ہوتی ہے **فصل آٹھوین تربیت اور تعلیم اور پرورش**
اولاد کے بیانمین جو کہ بعد ازدواج وجود اولاد کا ضروری ہے لہذا لکھنا طریق
پرورش اولاد کا بیان تدبیر منزل مین لازم ہوا پس واضح ہو کہ پرورش اولاد کی والدین
پر فرض ہے اور پرورش کے چار حق ہین ایک یہ کہ تدبیر ولادت مولود اوپر قاعدہ علم
طب کے کرے دوسرے یہ کہ نام اولاد کا نیک کہے تیسرے یہ کہ بچے کی تدبیر مولود بقاعدہ
طب کیجائے چوتھے یہ کہ تربیت و تعلیم اونکی شایستہ طریقہ سے ہوئے اور اسکی واسطے
انضباط اوقات ضرور ہے۔ **انضباط اوقات** چاہیئے کہ دو گھنٹے رات سے
بچونکو اوٹھائین بول و براز سے فارغ کرائین نہلائین عبادت الٰہی مین مشغول
کرین قبل طلوع آفتاب ہواخوری کو جنگل مین یا پیادہ لیجائین الا بعد برآمد ہونے
آفتاب کے مراجعت سواری پر ہووے تاکہ چہل قدمی و ریاضت بدنی و ہواخوری سے
فرصت ایک ہی وقت و ایک ہی حرکت مین ہوجائے گہر پہنچکر ناشتا کہانیکو دین
بعدہ تعلیم خانہ کو روانہ کرین دوپہر کا کہانا مکتب مین بہیجین سہ پہر کو بعد چھٹی کے
پھر ضروریات ضروری یعنی پیشاب و پاخانہ اور منہ ہاتھہ دہونے سے فراغت کراکے
وہ کھیل جو کہ مبنی ہون اوپر قاعدہ حکمت کے اور بری ہون لہو و لعب سے ساتھہ اون
ہمسنون کے جو نیک ذات و مہذب طبعی ہون کہیلنی کی اجازت دین اور بعد غروب
آفتاب کہانا کہلائین پہر سبق پڑہے ہوئے کو یاد کرائین آگے کا مطالعہ دکہوائین
بعد انجام دینے ان سب کامون کے سُولائین الا بچونکو بُری صحبتون و بُری خصلتون

وخراب کہیلون وبیکاری سے بہت بچا ہین جتنے کہ اونکو ان آفات مذکورہ پر علم واطلاع بہی ہونے پائے کیونکہ درصورت علم امور ناشائستہ کے امتناع کے کافی نہین ہوتا کہ اَلْاِنْسَانُ حَرِیْصٌ عَلیٰ مَا مُنِعَ یعنی انسان حریص ہے اوپر اوس چیز کہ جس سے منع کیا گیا ہے پس چاہیے کہ بچے تا حد وقوف وبلوغ عقل خرابیون برُیون سے بیخبر وبعلم محض رہین اور بوقت شعور کل رذیلتون وبرُی خصلتون کے نتیجے مفصلاً ومشرحاً اونہین سمجہا دیئے جاوین تاکہ وہ اونکے انجام سے خود خائف ومجتنب ہون اور بچونکو ابتدا سے تربیت تہذیب اخلاق وتعلیم علم حکمت ہو تاکہ زمانہ وقوف وعقل مین تحصیل فنون معاش کرین - **فائدہ** ایام تعطیل وزمان فرصت مین بوقت تعلیم لڑکون کو فنون سپاہگری مثل نشانہ اندازی وپیراکی وغیرہ کے سکہائین اور بعد تحصیل وتکمیل فنون مذکورہ سفر بحری وبری بنام شکار بنا بر عادت محنت وریاضت اور سیاحی دیار وامصار بنام سیر بنظر تحقیق وحکمت کے کرائین اور لڑکیونکو اونکے مناسب الحال بچونکے اوقات کا ایکدم ضایع ہونے دین تاکہ وہ عادی ہون تحصیل وتکمیل مراتب اعلیٰ کے اور نافر طبعی وبیزار کلّی ہون بیکاری سے

تربیت - واب حرکت وسکون - چلنے مین پہر پہر کے دیکہنا واکڑنا وچیخنا وکہانا ومٹکنا وہاتہہ ہلانا واشارہ کرنا لایق نہین کہ یہ علامات حمق وتکبر وبیحیائی وبدکاری وبدوضعی کے ہین بلکہ رفتار مین متانت وسادگی وخاموشی وسیاہ روی اختیار کرین اور وقت بیٹہنے کے لحاظ جائے نشست وطرز نشست کا بہت ضرور ہے تاکہ حفظ مراتب اپنا اور دوسرونکا ہو مگر جائے صدر بغیر سرداری وفضیلت اہل محفل سے ہرگز سزاوار نہین اگر بسبب بیعلمی وناواقفیت اپنے منصب کے خلاف جگہہ بیٹہہ گیا ہو تو بروقت علم واطلاع اپنے مناسب جگہہ پر آبیٹہے اور جو کسی سبب سے اسکے مناسب جگہہ جائے نہو تو کشادہ خاطر پہر آئے لیکن محفل مین بیٹہہ کر کوئی حرکت مکروہ

مثل انگڑائی وجمائی وہنسنے وکہنکارنے وتہوکنے وناک پاک کرنے وکان کہجلانے
ودانت کریدنے کے بکرسے مگر باتفاق ضرورت شدید محفل سے جُدا ہوکر رفع حاجت
کرلے اور محفل مین سر زانو پر رکہنا نچاہیئے جبکہ اسقدر احتیاط ہے تو مریض ومعذور
محفل مین داخل ہونیکے لایق نہین اسصورت مین سونا کیونکر روا ہے پس مناسب ہے
کہ انسان ہمیشہ خلوت مین تنہا کپڑہ اُوڑکے سوئے الا سونیکے وقت موجود ہونا یا آنا
دوسرے شخص کا اپنی خوابگاہ مین روا نرکہے کیونکہ حالت خوابمین اکثر احوال ایسے
انسان پر طاری ہوتے ہین کہ جنکا انکشاف اور ون پر موجب خفت وندامت کا ہی

اداب کلام انسان زیادہ گوئی وطول کلام وقطع کلام سے پرہیز رکہے اور جواب
بات کا بلا پوچھے ندے تا وقتیکہ بات کو خوب سوچ سمجھ نلے زبان پر نہ لائے کلام
نرم مختصر دلچسپ بآواز ملایم کرے یعنی اگر مخاطب ایک ہو تو موافق سماعت اوسکے
اور جو مخاطب جماعت ہے تو حسب سماعت جماعت ویا مخاطب جلسہ ہے تو بقدر وسعت
مکان آواز نکالے الا احتیاط اوائے مطلب وخیال ناگواری طبع سامعین کا پر ضرور
ہے اور اگر وہ استفسار ایک جماعت سے ہو تو خود جواب دینے مین ہرگز سبقت نکرے
منتظر ومتفق قول وراے جماعت کا رہے مگر مصلحت وضرورت خلاف بہی ہووے تو
جواب دینے مین اعتراض دوسرونکے کلام پر اور تفاخر اپنا ظاہر نہونے پاوے بلکہ جواب
بہ پیرایہ مصلحت وقت وضرورت وانصاف وفائدہ وامر خیر دیا جاوے اور جو حسب
ضرورت تشریح وتفصیل کلام مثال ونظیر کہی جائے تو مضایقہ نہین لیکن کلام زاید
واشارہ وامر فحش وبدکلامی وبدگوئی وکذب وغیبت وتہمت وچغلی وتمسخر وہزل
نہو اور ہمیشہ حاضر وغائب گذشتگان وموجودان کو ساتہہ کلمہ بخیر کے یعنی دعا وثنا
سے یاد کرے ۔ **فائدہ** حکماء وعقلانے دیوانون ولڑکون ومتون عام لوگونکے
مخاطب ہونیکو منع کیا ہے کہ موجب آفات کا ہی ور لکہا ہی کہ کلام باندازہ استعداد سامعین

کرنا چاہیے الغرض کلام کرنے مین احتیاط بہت ہے بغیر ضرورت کلام کرنا روا نہین اور کم گوئی مین
نہایت مصلحت و حکمت ہے چنانچہ حکیم بزرجمہر سے پوچھا کہ تم خود کلام کم کرتے ہو اور اونکے کلام
زیادہ سُنتے ہو اسکا کیا سبب ہے جواب دیا کہ مجھکو اللہ تعالے نے دو کان دیے ہین اور ایک
زبان داب طعام جاننا چاہیے کہ اشتہا دو قسم کی ہوتی ہے ایک کاذب جو طمع فاسد ہے بغرض
لذات نفس بہیمی کے دوسری صادق جو تقاضا و طلب قوی نفسانی و اعضا جسمانی ہے بغرض
بدل ما یتحلل کے پس مناسب ہے کہ انسان اول اپنی غذا و مقدار غذا معین کرے کسواسطے
کہ مدار حیات اسپر ہے اور مقدار غذا وہ ہے کہ جسکو بلا تکلف بسہولت ہضم کر سکے اور پھر
مقدار معینہ بقاعدہ طبیہ اوپر مصلحت وقت کے منقسم کیجائے تاکہ ثقل غذا باعث کاہلی
اور سبب حرج ریاضت کا نہو لیکن طعام کثیر الغذا سریع الہضم صالح الکیموس حسب اشتہا بقدر
کافی کھائے تاکہ بخوبی جزو بدن ہو مگر ہموارہ اپنے مزاج کی اصلاح رعایت موسم و اقلیم سے مقدار
طعام و فاقہ و غذا دوائی سے کرتا ہے الا ناشتا دوا ز غذا ہے مثل چارہ و شتجو و خونکیانہ وغیرہ سے
بلحاظ آب ہوا و سن و موسم کے ہمیشہ کیا جائے۔ حکایت بزبان حسمت توامان جناب رسالتمآب
حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی بادشاہ عجم نے ایک طبیب حاذق بطریق ہدیہ خدمت
شریف مین بھیجا تھا جبکہ ایک مدت مدید طبیب حاضر خدمت بابرکت رہا اور اتفاق معالجہ کا
نہوا تب ناچار طبیب نے رخصت طلب کی اور آپنے رخصت کیا طبیب نے اپنے بادشاہ کے حضور
مین حاضر ہوکر عرض کی کہ وہان بیماری نہین ہوتی لہذا میرا وہان رہنا بیکار تھا اسواسطے مین
رخصت ہو کے چلا آیا بادشاہ نے سبب نہ ہونے امراض کا پوچھا طبیب نے جواب دیا عرب کمال اشتہا مین
کھاتے ہین کسیقدر اشتہا رکھ کے کھانیسے دست کش ہوتے ہین اور دائما ریاضت کرتے ہین
ہین فائدہ محفل مین کھانا اسطرح سے کھائے کہ کسیکو کراہت نہو اور اپنی ضرورت و خواہش پر
دوسرے کی ضرورت و خواہش کو فایق یا برابر جانے مگر خود کسی امر مین اقدام نکرے
درصورت قلت طعام کے آپ نہ مانگے لیکن کھانا بحالت متوسط کھائے داب اللباس عقلا

ونقلاً ورسماً ستر بدن فرض ہے اور تمام تعلیم یافتہ ملکو مین برہنگی ناپسندیدہ ومعیوب ہے بجز
ہندوستان کے تاہم ہندی بہی بعض اعضا کا ستر واجب جانتے ہین چنانچہ جسقدر اونمین شہری
وشائستہ ہین اوسیقدر لباس اونکی دانست مین ضروری ہین پس یہانسے ثابت ہوا کہ برہنگی
علامت ناشائستگی وجہل کی ہے اور عیب وسبب شرمندگی کا تو انسانکو چاہیے کہ حتے المقدور
برہنگی سے پرہیز کرے کسی حالتمین بدون ضرورت شدید برہنہ نہو لیکن غایت لباس مردونکی
رفع برہنگی ودفع حاجت ہی الاخوبی لباس سادگی ومتانت وملتفی ومضبوط ومختصر ہونا ہے
اور عورتون کے لباس کی غایت نیز رفع برہنگی ودفع حاجت وخوشنمائی وزینت ہے مگر
اس بارہ مین مولف کی یہ رائے ہے کہ ضرورت ومصلحت وآرام وحکمت کا لحاظ رسم پر فایق
جانے **فائدہ** سیر وملاقات وہواخوری وشبخوابی وجنگ ودربار کے لباس جدا جدا ہین
ان سب لباسون مین ہر ایک محل ومصلحت وضرورت کا خیال رکہنا لازم ہے چنانچہ لباس
سیر وملاقات وہواخوری مین متانت وسادگی اور لباس شبخوابی مین آرام وآسایش
اور لباس جنگ مین شوکت ومضبوطی وچستی اور لباس دربار مین متانت واعتبار ومناسبت
اپنے پیشہ کا لحاظ کرنا چاہیے۔ **تعلیم** اول اطفال کو اونکی زبان لکہنے وپڑہنی بتائین
اور اسی اثنا مین کوئی کتاب حکمت عملی کی اوسی زبان مین پڑہائین بعدہ منطق وحکمت
نظری تعلیم کرین تاکہ بآسانی وجلدی مذلت جہالت سے نجات پائین اور مہذب وحکیم و
سعید ہون اور بعد از تحصیل اس تعلیم شائستہ کے کہ کل امور معاش ومعاد مین مفید ومعین ہے
کوئی فن کہ جسکی جانب مناسبت طبعی ومیلان دلی ہووے اونکی زبان مین معہ ایک زبان
دیگر مروجہ وقت کے سکہائین تاکہ فراغت وآسانی معاش ہو۔ **فائدہ** بعد از تکمیل وتحصیل
ان علوم وفنون کے بضرورت بہی بنظر مصلحت نوآموزون سے ابتدائً بذریعہ اون فنون
مکتسبہ کے روپیہ تحصیل کرائین تاکہ روپیہ پیدا کرنیکی لیاقت اور اوس فن مین مہارت کامل ہوجاے
یہانسے عقلاً واجب ہوا کہ اونکی شادی بذمہ اونہین کے مقرر کیجائے یعنی بصرف اپنی روپیہ کے

آپ کرین تاکہ ایک تقاضا نفسانی واسطے پیدا کرنے لیاقت ذاتی وصفاتی کے زمان بلوغ
ووقت شعور سے ہمیشہ وہردم بنابر مصلحت اونپر معین رہے ـ **فصل نوین حقوق والدین کے**
بیانمین جوکہ بقاء والدین کا تا حد وقوف ولاد اکثر یہ ہے اسواسطے یہان بیان حقوق والدین
کا بہی واجب ہوا پس واضح ہو کہ والدین سبب وجود مولود ہین اور اونکی پرورش موجب بقا
وتکمیل مولود کا علاوہ اسکے مشقت وتکلیف اور شفقت ودلسوزی اونکی بخوبی ظاہر ہے
بعد خدا ورسول وبادشاہ عادل کے رتبہ وحق والدین کا تمام ابنائے زمان سے فایق و
زیادہ ہے پس اولاد کو چاہیئے کہ اپنے والدین کی نصیحت ووصیت بجالاوین اور اونکی
خدمتگذاری واطاعت وتعظیم کرین تمام عمر ممنون ومشکور رہین مصداق اسکے یہ آیہ کریمہ ہے
قَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۔ یعنی حکم کیا رب تیرے نے کہ نہ عبادت
کرو کسیکی سوائے اوس ذات وحدہ لاشریک کے اور مان وباپکے ساتھہ احسان کرو بعد ماں
باپ کی تعظیم وحقوق سے اوستاد کے حقوق وفضیلت بہت زیادہ ہین چنانچہ یہ قول سلطان
سکندر کا ہے ۔ لِاَنَّ اَبِیْ کَانَ سَبَبًا لِلْحَیَاتِ الْفَانِیَةِ وَمُعَلِّمِیْ کَانَ سَبَبًا لِلْحَیَاتِ الْبَاقِیَةِ ۔ یعنی باپ
میرا سبب ہے واسطے حیات فانی کے اور اوستاد میرا سبب ہے واسطے حیات دائمی کے ۔
فصل دسوین بیچ اور ضرورت خدام کے بیانمین جو انسان کہ کم عقلی ونادانی ونالایقی
اپنی سے کوئی حرفہ اعانت باہمی کے واسطے نہین کرسکتے پس وہ مستحق وسزاوار خدمتگذاری
اہل امتیاز کے ہین تاکہ ممتاز اعانت بالعرض یعنی بکسب معاش اور وہ خدمت بالذات اونکی
کرین یعنی اپنے مخدومونکے امورات خانہ داری حسب لیاقت اپنے انجام دین اسصورتمین مخدومونکو
کو واجب ہے کہ اول لیاقت انجام دینے امورا تکی خدام مین دیکھہ لین ورنہ درحالت انصرام ہونے
خدمات مفوضہ کے قصور فہم مخدومونکا ہے نہ خطا خدام کی کہ خدام بسبب اپنے کم فہمی وصاحب
غرض ہونیکے معذور ومجبور ہین اس لئے لازم ہوا کہ خادم نیک طبع ومعتبر وتجربہ کار ومحنتی و
خیرخواہ وپارسا وخداترس نوکر رکہے اور اوسکی ضروریات کا تمامہ کفیل ہو تاکہ وہ کسیطرح تنگ

وحیران نرہے مگر اوسکے راحت رسانی حتے المقدور اپنا مقصود دلی سمجھے یعنی بقدر دولت
وحسب ضرورت بقدر طاقت اوسکے خدمت ومحنت لیوے اور مراتب رعایت واحسان
وعفو وچشم پوشی وعطا وفہمایش ورحم ونوازش وحیا وانعام کو اپنے اپنے موقع پر اوسکے
ساتھہ کام فرمائے تاکہ اوسکو محبت ودلسوزی وخیر خواہی پیدا ہووے الا گستاخی و
دلیری وبیحیائی سے اوسکو روکے تاکہ خوف وحیا دامنگیر رہے اگر باوجود اس کفالت
کلی واحتیاط ومرعی ہونے مراتب مذکورہ کے بہی اوس سے خطا بر خطا عمداً صادر ہون
اور وہ لاعلاج وطبعی بد ہووے تو تمام سیاست وعلاج سے جدا کر دینا بہت اچہا ہے
اسواسطے کہ خدام مثل اعضا کے ہین اور عضو مولم نا اصلاح پزیر کا علاج قطع سے بہتر نہین
مگر یہ علاج بعد کرنے کل تدابیر اصلاح وانتظار کے عمل مین لایا جائے کیونکہ خادم قدیم
صفت خادم کی سے اور حقوق خدمت وقدامت کی کمال رعایت ازروے معدلت فرض
ہے۔ فائدہ انسانکو چاہیئے کہ اپنے خدام کو مثل اعضاء جسمانی کے کام مین لاوے اور
عزیز سمجہے کہ یہ امانت الٰہی فایز ہوتی ہین واسطے قدرت نمائی وانصرام امورات جہانی
کے نہ کہ مخدوم ہونیکا ذریعہ ہون تعیش وتن آسانی کے۔ **تیسری حکمت مدنی** سیاست مدنکی
بیانمین مشتمل پانچ فصلون پر **فصل** پہلی ضرورت مدن کے بیانمین واضح ہو کہ ہر ایک موجود کے
واسطے ایک طرحکا کمال ہے مگر وہ کمال دو قسم ہے ایک وہ کہ اونکے وجود کی پیدایش کے
ساتھہ لاحق ہوتا ہے وہ اجرام علوی ہین دوسرے وہ کہ اونکی وجود کے بعد عارض ہوتا ہے
وہ اجسام سفلی ہین الا جس موجود کا کمال بعد وجود اوسکے عارض ہوتا ہے اوسکو نقصان
سے کمال کیطرف حرکت لازمی ہے اس حرکت کو اعانت باہمی درکار ہے اور اعانت
تین طریقہ پر ہوتی ہے بالمادہ بالآلہ بالخدمت بالمادہ وہ ہے کہ معاون بعد اعانت جزو
معین ہو جائے مثل امداد غذا کی نسبت نفوس ثلثہ کے اور بالآلہ وہ ہے کہ کوئی شے وسیلہ
وواسطہ ہووے امداد کا مثل امداد پانی کے نسبت قوت غاذیہ کے اور بالخدمت وہ ہے کہ فعل کسی

فاعل

فاعل کا واسطے کسی شئے محتاج کے موجب ہوا وسکے کمال کا مثل امداد باران کی نسبت
نباتات کے لیکن بالخدمت دو قسم ہے ایک وہ کہ جسکے فعل کی غایت خدمت ہو مثل خدمت
غلام کے نسبت اپنے صاحب کے یہ خدمت بالذات ہے دوسرے وہ کہ جسکے فعل کی غایت کوئی
امر اور ہوئے مثل خدمت چرواہے کے نسبت اپنی مویشی کے یہ خدمت بالعرض ہے اوران
قسمون کی اعانت باہم اجسام سفلی مین پائی جاتی ہے بغیر اسکے بقا وکمال ونکا محال ہے
اور جوکہ انسان ہی بذات واحد بغیر امداد دوسرے کے اپنی مہمات ضروری یعنی غذا ولباس
ومکان وغیرہ کا ہرگز انصرام نہین کرسکتا اگر بالفرض بذات واحد ان ضروریات سے صرف
ایک غذا کا ہے اہتمام کرے تو اول فراہمی مادہ آلات آہن وچوب وغیرہ کے اونکی معادن
ومنبع سے بذمہ اوسکے عائد ہوگی بعدہ ساخت آلات آہنگری ونجاری پھر طیاری آلات
قلبہ رانی اوسپر لازم آئیگی انکے بعد زراعت وجملہ مراتب اوسکے ابتدا سے انتہا تک تنہا
پوری کرنے پڑینگے پس کیونکر ایک آدمی یہ کل امور فصل سے فصل تک طے کرسکتا ہے بصور تیکہ
بموجب کلیہ اجسام سفلی کے یہ ثابت ہوا کہ مثل دیگر اجسام بسبب کثرت احتیاج واسطے
انصرام ضروریات کے انسان بھی امداد باہمی کا محتاج ہے تاکہ رفع اپنے قصور واحتیاج کا
کرے اور موجب ہوئے اوسکی بقا وکمال کا ورنہ بغیر اسکے بقا وکمال انسانی ناممکن ہے اسواسطے
یکجائی واجب آئی اور یہی اجتماعات تمدن ہے چنانچہ بمصداق ضرورت تمدن کے
یہہ قول حکما کا ہے اَلْاِنْسَانُ مَدَنِیٌّ بِالطَّبْعِ یعنی انسان اجتماع کیطرف بالطبع محتاج ہے ۔

فصل دوسری ماہیت مدنکی بیان مین ہر ایک مرکب کے واسطے ایک طرحکی خاصیت
وحکم وشکل جدا جدا ہے جسکی روسے اونمین فرق وامتیاز ہوتا ہے اگرچہ اجزا اونکے
اوس خاصیت مین مشترک نہین ہوتے اسی قاعدہ سے اجتماع انسانی کیواسطے بھی ایک
طرحکی خاصیت وصورت ہے برخلاف اوس خاصیت کے کہ اونمین سے ہر ایک شخص مین
موجود ہو اور جوکہ افعال ارادی انسانی دو قسم ہین ایک خیر دوسری شر اسی اندر سے اجتماعات

بھی دو قسم ہین پہلی قسم نیکی کے سبب سے دوسری قسم بدی کے باعث سے قسم اول کو مدینہ فاضلہ
کہتے ہین قسم ثانی کو مدینہ غیر فاضلہ مگر یہ مدینہ ازروئے غرض بنائی اپنے مختلف طورون
وقسمون پر جدا جدا نامون سے نامزد ہو سکتا ہے الا کل اقسام مدینہ ہین زیادتی وفضیلت اوسی
قوت پر کہ غرض بنائی اونکی ہو ریاست وسرداری منحصر ہے لیکن مدینہ فاضلہ ایک ہی قسم ہے
کسواسطے کہ راستی و نیکی کا ایک ہی طریق ہے مدینہ فاضلہ اون لوگون کے اجتماع کو کہتے ہین
کہ جنکی توجہ حاصل کرنے نیکیون اور دور کرنے بدیون کیطرف ہو یہ اہل مدینہ متفق الرائے
وموافق الافعال ہوتے ہین بوجہ اسکے کہ اعتقاد اونکا مبدا ومعاد وحالات اثنائی ہین خلقت
کے بسبب راستی باہم مطابق اور افعال اونکے بباعث رجوع تحصیل تکمیل انسانیکے تہذیب و
سیاست پر مبنی ہوتی ہین اس صورت مین اختلاف و تغیر حالات آدمیون سے علت غائی اوس جماعت کی
فعلون کی ایک ہی اور فکر و خیال باہم موافق اگرچہ یہ افراد اہل فضائل اطراف عالم مین مختلف
جگہ پر جدا جدا ہون الا حقیقت مین متفق ومتحد ہوتی ہین کیونکہ راست باز و راست پسند و راست
دوست ہین انمین باوجود اختلاف ملت ورواج وعادت کے تعصب وعناد نہین ہوتا کسواسطے
کہ یہ جماعت ازروئے عقل وہمت متوجہ طرف استحصال کمال انسانی کے ہے مثال انکی انواع طعام
ولباس ہین کہ اونمین باوجود اختلاف اقسام کے علت غائی سبکی ایک ہے منفعت ہے گے لیکن مدینہ
فاضلہ منقسم ہے اوپر پانچ جماعتون کے ایک جماعت حکما وفضلا کی ہے کہ بسبب کمال فراست و
عقل کے سب سے افضل واکمل ہوتے ہین علم حقائق موجودات انکا کام ہے انکو جماعت فاضلہ
ومدبر مدینہ کہتے ہین دوسری جماعت علما کی ہے کہ بسبب فضیلت علم عامہ خلائق سے ممتاز
ہوتی ہین کتابت درس وتدریس انکا کام ہے انکو کاتب و ذوی الالسنہ و واعظ مدینہ کہتے ہین
تیسری جماعت شجاعون کی ہے کہ بباعث شجاعت عوام الناس سے مخصوص ہوتے ہین حفاظت
مدن وحدود وبدرقہ راہ وکارزار انکا کام ہے انکو جماعت مجاہدین وحامی المدینہ کہتے ہین
چوتھی جماعت اصحاب پیشہ کی ہے کہ بسبب تعلیم شائستہ اشراف ہوتے ہین طبابت و مساحت و نجوم

سیاق انکا پیشہ ہے انکو جماعت مقدران مدینہ کہتے ہین پانچوین جماعت ارباب حرفہ کی ہے
کہ بسبب محنت بدنی کے ذی مقدرت ہوتے ہین تجارت وصنعت وزراعت انکا حرفہ ہے انکو
مالیان کہتے ہین مگر اہل مدینہ فاضلہ اپنے ملک کی حکومت بنا بر حکمت مدنی کے ایک جماعت
افاضلہ کے سپرد کرتے ہین بلکہ خود ہی بعض افراد اونکے بشرط لیاقت متوجہ ومصروف بحث
سیاست کی ہوتی ہین اور فضیلت مدینہ مین یہ قول حکما کا ہے۔ **قول** فَضِیْلَۃُ الْفَلَّاحِیْنَ
ھُوَ التَّعَاوُنُ بِالْاَعْمَالِ وَفَضِیْلَۃُ التُّجَّارِ ھُوَ التَّعَاوُنُ بِالْاَمْوَالِ وَفَضِیْلَۃُ الْمُلُوْکِ ھُوَ التَّعَاوُنُ
بِالْاٰرَاءِ السِّیَاسَۃِ وَفَضِیْلَۃُ الْاِلٰھِیِّیْنَ ھُوَ التَّعَاوُنُ بِالْحُکْمِ الْحَقِیْقَۃِ ثُمَّ ھُمْ جَمِیْعًا یَتَعَاوَنُوْنَ عَلٰی
عِمَارَۃِ الْمُدُنِ بِالْخَیْرَاتِ وَالْفَضَائِلِ۔ یعنی فضیلت کاشتکارون کی ایک دوسرے کے ساتھہ مدد
کرنی ہے کامونمین اور فضیلت تجار کی ایک دوسرے کے ساتھہ مدد کرنی ہے مال مین اور فضیلت
بادشاہون کی ایک دوسرے کے ساتھہ مدد کرنی ہے رایونمین اور فضیلت حکما کی ایک دوسرے کے
ساتھہ مدد کرنی ہے بیان کرنے حقیقت اشیا رمین پس یہ تمام لوگ باہم ایکدوسرے کے مدد کرین
واسطے آبادی شہر کے ازروے نیکیون وفضیلتون کے۔ **فائدہ** چاہیے کہ یہ اجتماع انتظام عانت
باہمی کا کرے تاکہ موجب کمال آرام وخوبی کا ہو اسصورتمین مناسب ہے کہ اپنی مہمات ضروری
اور اونکے متعلقہ کاروبار کا الگ الگ جز ایک ایک جماعت پر باہم تقسیم کیا جائے تاکہ انصرام
مہمات مین آسانی وخوبی ہو کہ کیونکہ ایک آدمی سے ایک ہی کام خوب ہوتا ہے اور پہر اونکی
مساکن واامکنہ اونکے حرفہ کے مناسبت سے بلحاظ تعداد ودوری ودیگر مصلحتون ضرورتون
کے ایک جا بے مقرر فرمائے کہ اعانت کلی بغیر یکجائی کے نہین ہوسکتی الا اعانت باہمی
کے نظر اور تمدنکی غرض سے کوئی شے بیضرورت اور کوئی ذات بیکار کسی آبادی مین نہونی
چاہیے بجز معذورون کے کسواسطے کہ بضرورت بقا وکمال کے انصرام اپنے مہمات کا ہر واحد
پر فرض ہے اسحالتمین جو لوگ بیکار اوقات بسر کرتے ہین وہ گویا اورونکی ملک بلا استحقاق
وبغدر بغیر معاوضہ وتبادلہ صرف کرتے ہین یہ ناانصافی خلاف حمیت وکمال ظلم ہے سبب اس

رذالت کا تن آسانی و جہل ہے۔ **فصل تیسری ضرورت مدبر المدینہ کے بیان مین**
نوع انسانیکو حفاظت مراتب و حقوق کے لئے امن و رفاہ مطلوب ہوا تاکہ ظلم و دیگر آفات و
حوادث سے محفوظ ہو کر انصرام اپنی ضروریات کا کرے اسصورت مین کل نوع انسانی عادل و
عالم و ہم مزاج ہونی چاہیئے کہ حکمت و عدالت کا لازمہ امن و رفاہ ہے مگر اختلاف طبایع
اور کثرت معاملات باہمی سے بلا حمایت و حفاظت عدالت کے تمامہ اشاعت امن و رفاہ کا
ناممکن ہے اسواسطے مدبران مدینہ کی ضرورت ہوئی تاکہ تدابیر امن و رفاہ کے عمل مین لائین
اور سیاست ملکی مین اونکی پیروی و اطاعت کرین در صورت خلاف اسکے باز داشت پائین
تاکہ انسداد جرایم ہووے ورنہ بربادی متصور ہے۔ **فائدہ** اس قسم کی ریاستین مصالحت
و مشاورت و اتفاق و اتحاد باہم رکھتے ہین بسبب اتحاد مطلوب و اتفاق رائے و التصادق
ارادہ کے اگرچہ بعید الفصل و یا مختلف الاوقات بھی واقع ہوئی ہون اور اونمین اختلاف نہین
ہوتا اگر بالفرض بحالت تفرق بمصلحت وقت اختلاف عنوان بھی پیش آئے تو ہو سکتا ہے
کہ اگر مجوز اول موجود ہوتا تو وہ بھی اوسوقت وہی کرتا جو کہ مجوز آخر نے کیا اور ہرگز بخالف
و انحراف باہم نہوتا چنانچہ بمصداق اسکے یہ قول حضرت عیسے علیہ السلام کا ہے۔ **قول**
مَاجِئْتُ لِاِبْطَالِ التَّوْرِیۃِ بَلْ جِئْتُ لِاُکَمِّلَہَا یعنی نہین آیا مین بطلان توریت کو بلکہ آیا
ہون مین واسطے تکمیل اوسکے۔ **فصل چوتھی سیاست مدنکی بیان مین** جاننا چاہیئے
کہ سیاست دو قسم ہے ایک وہ کہ غرض اوس سے تکمیل خلقت کے اور لازمہ اوسکا سعادت ہے
اسکو سیاست فاضلہ و حکمت مدنی کہتے ہین دوسرے وہ کہ غرض اوس سے جبر کرنا خلقت پر
اور لازمہ اوسکا شقاوت ہے اسکو سیاست ناقصہ و تغلب کہتے ہین سیاست اول کا طریقہ
حکمت و عدالت ہے کہ ثمرہ اوسکا امن و رفاہ اور لازمہ اوسکا دوست ہونا رعایا کا
اور اختلاف مراتب کا بسبب تفاوت مدارج فضائل کے نوع انسانی مین کثرت سے مثل موجودات
جہانکی ہے کہ ہر ایک بمنزلہ ایک مرتبہ مراتب موجودات کے جو درمیان علت اولی و معلول آخر

واقع مین ہوتاہے حفاظت اونکی پیروی ناموس الہی ور محض حکمت ہے اسصورتمین اجراے قانون عقلی و یا نقلی کاہی
ملک مین واسطے حفظ مراتب و حقوق کی بنظر امن و رفاہ وجود سیاست پر لازم ہوا مگر یہان قانون سے مراد دستور
ہی جزا و سزا و تحریر مواثیق و مبادلہ اشیا رکا الاتحدید و تحریف کا قوانین عدالت و شریعت مین بلا اجماع و اتفاق
جماعت فاضلہ کے کوئی مجاز نہین لیکن عدالت کیواسطے چار شرطین ہین اوّل شرط یہ ہی کہ مدینہ کو اوسکی ارکان سے
معتدل المزاج رکہے اور مدینہ کے چارون ارکان ہین ایک اہل قلم یعنی علما دوسرے اہل سیف یعنی شجاع تیسرے
اہل معاملہ یعنی تجار چوتہے اہل صنعت یعنی دستکار شل کاشتکار و نجار و حداد وغیرہ کے دوسرے شرط یہ ہی کہ افعال و احوال
وطبیعت اہل شہر پر نظر کرکے حسب قابلیت ہر ایک کا مرتبہ مقرر کریں پس واضح ہو کہ نوع انسانی مین پانچ قسم کے افراد ہین
ایک وہ کہ بالطبع نیک ہین اور نیکی و نکی اوروں تک پہنچے یہ لوگ بدالیتی نیک و عقیل و حکیم و مہذب و بالقوہ بادشاہ
ہوتے ہین انکی عزت و توقیر مین فروگذاشت نہین چاہیے کہ یہ واجب التعظیم ہین دوسرے وہ کہ بالطبع نیک ہین اون نیکی اونکی
اوروں تک نہ پہنچی یہ لوگ عوام الناس سے ممتاز ہین تیسرے وہ کہ نہ بالطبع نیک اور نہ بد ہون یہ لوگ قابل تعلیم
و ترغیب نیکی کے ہین تاکہ بموجب لیاقت اپنی کمال پر فائز ہو جائین چوتہے وہ کہ بالطبع شریر ہون اور شر اونکا
اوروں تک نہ پہنچے ان لوگونکو اہانت و ملامت و دہشت کے ساتہہ رکہے تاکہ نیکی کی طرف متوجہ ہون پانچوین وہ کہ
بالطبع شریر ہون اور شر اونکا اوروں تک پہنچے یہ لوگ رزوا ہین یعنی رذالت پاک کرے یا اونسے ملک صاف
کیا جائے یعنی بلحاظ مقدار و مراتب جرم کے سزا دی لاعفو و چشم پوشی و نرمی انکے حقمین گزرو نہین ہے تیسرے شرط یہ ہے
جبکہ تدبیر مساوات و حفظ مراتب سے فراغت پائی تو اہل مدینہ پر خیرات مشترک یعنی مال و جاہ و سلامتی کے اسباب
علی قدر مراتب و انکے پہنچائے لیکن خیرات مشترک مین بقدر مرتبہ اپنی ہر ایک مستحق ہی اور کمی و بیشی اوسمین ناجائز
یعنی کمی خاص و بیش ذاتکے واسطے اور زیادتی اہل مدینہ کے لئے ظلم ہے چوتہی شرط یہ ہی کہ خیرات مشترک
کی حمایت و حفاظت کیجائی یعنی قایم رکہنا حقیت حقدار کا مگر حقیت کا زوال و طریقہ سے ہوتا ہے ایک بالاختیار
مثل بیع و قرض و بخشش وغیرہ کے دوسرے بالجبر مثل چوری و دغابازی و زبردستی وغیرہ کے اور انمین ایک کے
حقیت و شرائط و حکم معین ہی اسکا حاصل یہ ہے کہ اس صورتمین حقکو معاوضہ واجبی پہنچانا چاہیی انتباہ تعلیم
فضائل اربعہ و تحصیل فنون صنعت کی مخلوق کو بتکلیف دیجائے کہ یہہ امور موجب انتظام

و آرام و آبادی و آسودگی ملک و سبب رونق مملکت و قیام سلطنت کے ہین

فصل پانچوین کلیات جنگ کی بیانمین

اگرچہ امورات سلطنت مین جنگ کا پیش آنا ممکنات بلکہ واجبات سے ہے لیکن
حتے المقدور نہ لڑے کہ جنگ وہ سردار داد حکمت عملی سے کام نکالی یعنی دشمنونمین نا اتفاقی ڈالے اور اپنی مین
اتفاق پیدا کرے چنانچہ مصداق اس قول کے چال سلطان سکندر کا تاریخ حکما مین مندرج ہے کہ جب سکندر
ملک دارا پر غالب آیا اور سامان جنگ اہل عجم پاس بکثرت دیکھا اور اونکی بیخ کنی مین فتنہ عظیم پایا گمان
کیا کہ یہان سے میرے جانیکے بعد یہ لوگ انتقام دارا پر جلد آمادہ ہونگے اس شورش مین ملک روم بھی
ہاتھہ سے جائیگا حیران ہو کے ارسطو سے مشورہ کیا حکیم نے کہا کہ انکے خیالات متفرق کر دو تاکہ انکا معاملہ
آپسمین ہو جائے تم انسے محفوظ رہو سکندر نے ہر ایک کو جدا جدا ملک کی حکومت دیدی اس روز سے عہد
اردشیر بابکان تک اہل عجم کو تنازع باہمی سے فرصت نہونی پائی اور بابت فضیلت اتفاق یہ حکایت لقمان
حکیم کی مشہور ہے **حکایت** حکیم لقمان نے بمصلحت کہانی خوبی اتفاق کے ایک ترکش تیرونکا بھرا ہوا توڑ ڈالنے
کے واسطے ایک آدمی کو دیا جب وہ نہ توڑ سکا تو جدا جدا تیر نکلوا کے تڑوائے اور کہا دیکھا اتفاق نے
سرکنڈے کی طاقت کو یہ قوت دی تھی کہ ایک آدمی ترکش نہ توڑ سکا جب اونکو متفرق کر دیا تو بہت آسانی
سے ٹوٹ گئی الحق اتفاق و نفاق کی یہی خاصیت ہے اور اگر لڑے تو شرائط حزم جنگ مین ملحوظ رکھے
شرائط حزم شرط پہلی یہ ہے کہ ہمیشہ دشمنون سے دوست زیادہ بنائے تاکہ ہر وقت امداد کرین شرط دوسری
یہ ہے کہ باتفاق رائے ملک اور سلطنتون سے لڑے شرط تیسری یہ ہے کہ سبب جنگ کا حفاظت ملک و یا دفع تغلب
و یا خیر محض کے سوا کوئی اور نہووے شرط چوتھی یہ ہے کہ دشمن کے ارکین سلطنت اپنی سے ملائے شرط پانچوین
یہ ہے کہ دشمن کو انواع تدابیر سے نقصان پہنچائے اور بہت سے دہوکے کام مین لائے لیکن خلاف عہدی نکرے
شرط چھٹی یہ ہے کہ حتے المقدور بصرف روپیہ اپنی فوج کو نقصان سے بچائے شرط ساتوین یہ ہے کہ صاحب
ملک خود شریک جنگ نہووے کہ اگر شکست ہوئی تو بصورت شرکت تدارک مشکل سے ہوگا اور اگر فتح ہوئی تو بدلا
کسر شان کا ناممکن ہے شرط آٹھوین یہ ہے کہ سالار جنگ نامور کاردان منتظم دانا شجاع مقرر کیا جائے شرط
نوین یہ ہے کہ فوج کی رسد و راہ و پانی کا بہت انتظام کرے تاکہ کوئی دقت پیش نہ آئے و انتباہ ضرور ہے

کہ جنگ انتقامی و مذہبی کی شکست نہین ہوتی **خاتمہ مشتمل اوپر چند نصایح کے** یہہ کتاب مشتمل
ہے حکمت عملی پر پس مناسب ہے کہ خاتمہ اسکا ایسے نصایح پر شامل ہو جو اعمال و افعال مین نہایت
مفید و ضروری ہین اسواسطے یہ چند نصیحتین حکماء متقدمین کی کتابون سے نقل کی گئین ـ نصایح
خدا تعالی کو پہچان ـ حق اوسکا نگاہ رکھہ ـ تمام نعمات کی بخشش اللہ کی طرفسے جان ـ دارین کی
نیکی خدا سے مانگ ـ سب نعمات الہی سے حکمت کو بہتر سمجھہ ـ صرف باتون کا حکیم نہ بن
کہ حکمت قولی دنیا مین رہجائیگی اور حکمت عملی عاقبت مین کام آئیگی ـ حکمت دوست ہو حکیمون
کی بات سن وہ حکیم نہین جو شیفتہ اشیائی فانی ہے ـ حکیم وہ ہی کہ جسکا فکر و قول و فعل باہم موافق ہون
ـ علم پڑھہ ـ عالم کا مرتبہ اوسکے عمل پر قیاس کر ـ حیات و موت کو بجز عمل نیک کے اچھا نہ جان ـ
آرام و آسایش کرنا بلا محاسبہ نفسانی کے جائز نہ رکھہ ـ سوچ کہ اصل مین کیا تہا اور پہر کیا ہوا اور
آخر مین کیا ہوگا ـ موت کو ہمیشہ یاد رکھہ ـ جو لوگ مر گئے ہین اونکے احوال پر بغور نظر کر ـ بدبخت
وہ شخص ہے کہ فکر آخرت سے غافل ہووے ـ مستحقین کے ساتہہ نیکی کر نہین منتظر سوال کا نہ رہ ـ آجکے
کام کو کل پر منحصر نکر کہ کل کا حال معلوم نہین کہ کیا ہوگا ـ اگر کسی نیک کام مین رنج و تکلیف اوٹہائیگا تو
وہ رنج باقی نہ رہیگا نیکی باقی رہجائیگی اور اگر فعل بد سے متلذذ ہوگا تو لذت باقی نہ رہیگی اور
بدی باقی رہجائیگی ـ ہوشیار ہو کہ موجبات بدیون کے بہت ہین ـ اون چیزون پر مغرور و خوار نہو
کہ جو تیری ذات سے خارج ہین ـ مصیبت زدون کی مدد کر سوائے اونکے جو اپنی بداعمالی کی سزا
مین گرفتار ہین ـ عادات پسندیدہ اختیار کر ـ دوستی پیشہ ہو تُرد و خشم نہ بن کہ غصے کا عادی ہو جائیگا
ـ متواضع ہو ـ ارباب تواضع کو حقیر نجان ـ کوئی کام وقت سے پہلے نکر ـ جب کسی کام مین مصروف ہو
تو ازروے دانائی و بصیرت کے مشغول ہونا چاہیے ـ دوست کیساتہہ ایسا معاملہ کر کہ حاجت حاکم
کی نہو ـ دشمن کے ساتہہ ایسا معاملہ کر کہ پیش حاکم فتح ہو ـ کسیکے ساتہہ کمینہ پن و تمسخر نکر ـ جسکو خود
نکر سکے اوسکے واسطے اورون کو ملامت نکر ـ نیک فعلون سے پشیمان نہو ـ خصلت نیکیون عدل کی
لازم پکڑ اور مداومت کر تاکہ نیک ہو جائے ـ فقط

تقریظ چکیدہ قلم فیض رقم ناظم بیمثیل ناثر بیبدل منشی محمد محمود صاحب رونق دہلوی سلمہ اللہ

انسان کے شرف کو اگر محض نسب کافی ہو تو کہہ سکتے ہین کہ مؤلف کے آبا و اجداد حکما روالا نژاد اور
بعنایت الٰہی مقربان بادشاہی ہو گذری ہین ؎ اما نبود وصف اضافی ہنر ذات ؛ این قوت
ہمت بود ارباب ہمم را ؛ یعنی جب تک آدمی وصف ذاتی سے بہرہ ور نہین ہوتا مجمع شرفا مین نامور
نہین ہوتا جیسے مخلوقات مین انسان کو نطق و ادراک کے سبب سب سے شرافت ہے اسیطرح آدمی
کو علم و حکمت کے باعث اپنے ابنائے جنس پر فضیلت ہے لیکن مین یہ کیون کھون کہ آپ ایسی اور آپ ایسے
ہین تالیف خود کہے دیتی ہے آپ جیسی ہین مشک وہ بہتر کہ خوشبو سے جانا جائے نہ کہ عطار کے کہے سے
بیجا نا جائے ہان یہ کہو کہ یہ کتاب کیسی ہے تو فی الواقع ایسی ہے کہ نظیری ندارد عبارت چست
الفاظ درست اجمال خوب تفصیل مرغوب جواہر زواہر حکمت کو بیقدر نہین کیا یعنی پیرایۂ قصص مین
نہین لکھا فسانہ خوانونکو نہین دیا فارسیت جتانے کو الفاظ غیر محاورہ نہین لکھے عربیت دکھانیکو
لغات غیر مشہور نہین بھرے ایسے مطالب عالیہ کو اس اختصار سے بیان کرنا دریا کو کوزہ مین بھرنا ہے ہرچہ بقامت
کہتر بقیمت بہتر اسی سے عبارت ہے کہ ایسی کتاب عزیز کی اتنی سی ضخامت ہے اگر یہ کتاب اس اختصار سے
نہ لکھی جاتی مطالعہ سے طبیعت گھبراتی خلقت فائدہ نہ اٹھاتی کہ یون مفت ہاتھہ آتی نہ بمقدار قیمت دیجاتی
جو کتاب بطور قصص لکھی جاتی ہی او سکے دوبارہ دیکھنے سے طبیعت گھبراتی ہے اس مختصر مین یہ
کیفیت عجب ہے کہ اسکا ہر فقرہ غور طلب ہے اسکے مسائل اجمالی جنکے خیال مین آجائینگے وہ اسکا حظ
اوٹھائینگے اسکے اختصار مین ایک بات پائی جاتی ہے کہ جب دیکھو ایک ہی کیفیت نظر آتی ہی شوق
تحصیل حکمت کو افزایش ہوگی عملی پڑھ کر نظری کی بھی فرمایش ہوگی **تمت بالخیر**

قطعہ تاریخ تالیف کتاب از طبع منشی صاحب موصوف — چو تالیف کرد این کتاب السعادت

ارسطو عہدی حکیم زمانے ؛ پئے سال تالیف اوگفت رونق ؛ کتاب السعادت زہی حرز جانی ؛ [۱۲۹۰]

اشتہار

کتاب ہٰذا کی مؤلف سی اس دفعہ چھاپنے کی ہمارے مطبع نے اجازت لی ہی اطلاعاً مشتہر کیا جاتا ہے تاکہ کوئی اور مطبع بلا اجازت مؤلف کے قصد طبع نکرے